تقریب

[illegible] نقطۂ نظر سے اس وقت تک جو ہندوستان آزادی کے دور سے [illegible]
[illegible] حکومت سے سیکولر جمہوری رہنما کرنے کے لئے [illegible]
پروان چڑھایا تھا۔ مہاتما گاندھی، حکیم اجمل خاں، مولانا محمد علی جوہر، پنڈت جواہر لال نہرو
مولانا آزاد، [illegible] جیسے صاف ذہن کے رہنماؤں نے اس جماعت کے ذریعہ آزادی ہند
کے لئے انگریز سامراج سے ٹکر لی، ان رہنماؤں کی قربانیوں کی بدولت ہندوستان
آزاد ہوا۔ بعد آزاد ہندوستان کے لئے انہوں نے سیکولرزم کا خواب دیکھا تھا
کیونکہ جغرافیائی لحاظ سے اس ملک میں کسی ایک مذہبی حکومت کا تصور ایک بچکانہ
بات تھی، جسے ملک کے لئے مضر سمجھا گیا۔ چنانچہ آزادی ہند کے بعد
ملک کے لئے ایک آئین کی صورت [illegible] کی گئی، تمام حالات [illegible]
وحال کی تاریخ کا سنجیدگی سے مطالعہ کرنے کے بعد بڑے بڑے دانشوروں
کے تعاون سے ڈاکٹر امبیڈکر کی [illegible]
ہر مذہب اور ہر طبقہ کے [illegible] ضرورت کا [illegible]
گیا۔ ہریجن کو اپنی محنت کے ذریعہ ترقی کے مواقع مہیا کرنے کی ضمانت دی
گئی۔ اونچ نیچ جیسی لعنت کو ختم کیا گیا۔ آئین کی بنیاد سیکولرزم پر [illegible]
[illegible] آئین [illegible] سب سے [illegible] ہند کے [illegible]

[illegible] ہندو [illegible] سمجھتے ہیں [illegible] مسلمانوں کی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کہ وہ [illegible]

[illegible] ساتھ کہا جا [illegible]

[illegible] آزادی کے وقت [illegible] آج بھی ہند

[illegible] بد قسمتی سے ایسے لوگ [illegible]

[illegible] شخصیت [illegible] انتخاب میں نمایاں کامیاب ہوئے [illegible]

[illegible] کوئی سیاسی جریدہ نہیں ہے بلکہ وہ ایک علمی ادبی اور دینی رسالہ

ہے۔ ۲۰ سال پہلے ایسی عظیم شخصیت نے جاری کیا تھا جس نے جنگ

آزادی میں نمایاں حصہ لیا تھا اور آزادیٔ ہند میں اس عظیم شخصیت کی قربانی

ناقابل فراموش ہے، اس عظیم شخصیت کا اسم گرامی ہے مفتی عتیق الرحمن

عثمانی رحمۃ اللہ علیہ، اس لئے بزرگان کو اس بات کا دکھ ہے کہ آج آزاد ہندوستان

کے اندر جو سیکولرازم کے نام سے تمام دنیا میں نیک شہرت حاصل کئے

ہوئے ہے، کہ لفظوں کی پابندی کے پھندوں میں لپیٹ کر [illegible]

[illegible] ہوئے ہیں۔

[illegible] صاف گوئی سے کام لینا چاہتے اور ہم تکلف برطرف یہ بات کہنا

چاہتے ہیں کہ [illegible] حکومت کی سب سے [illegible]

[illegible] نیت صاف دکھائی نہیں دیتی ہے، وہ اپنے ساتھ [illegible]

[illegible] کی وکالت کرتی رہی ہے [illegible] اب

[illegible] کا لباس زیب تن کیا [illegible]

[illegible] بدل دیا، لیکن اس کا اصل مقصد [illegible] وہ

[illegible]

[illegible] عملاً ختم [illegible] کے بعد [illegible] سب سے [illegible] کا سبب ہو گیا [illegible] ملک [illegible]
کشمکش میں گرفتار ہوا، ہر طبقہ [illegible]
[illegible] سنگھ کی تنظیم [illegible]
[illegible] اس ملک کے آئین کو برقرار رکھنے [illegible]
ذہنی کشمکش میں ہے لیکن اس کو اس چھوٹے گروہ کا پتہ ہے کہ ملک میں کیا اہمیت
طاقت کچھ نہیں ہے۔ اس کا اظہار موجودہ حالات میں ہو چکا ہے [illegible]
کی اس مجبوری کا احساس تو جمہوریت ہی سے ہے، پورا اظہار ہو رہا ہے اس کو دیکھ کر
ملک کا ہر بہی خواہ فکر و تشویش میں مبتلا ہے، آج سیکولرازم کو بچانا ہی ملک
کی سب سے بڑی خدمت ہے اور ملک کے لئے سب سے بڑی قربانی بھی ہے
کیونکہ ہندوستان کی ترقی و کامیابی سیکولرازم ہی میں پنہاں ہے۔ نیپال
جیسے ملک میں جہاں کبھی آزادی کی جنگ نہیں لڑی گئی، جہاں ہندو قوم کے
علاوہ دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کی تعداد گنی چنی ہے، اسی لئے وہاں
ہندو حکومت قائم تھی، ہندو مذہب رائج رہا اور جاری تھا، کسی دوسرے
مذہب کو پاؤں پھیلانے کے لئے مواقع مسدود تھے، غرضیکہ ایسا ہی نظام نیپال
میں رائج تھا، مگر آج وہاں بھی ایک مذہب کی حکومت کے خلاف آواز بلند
ہو رہی ہے اور نیپال کے عوام اپنے ملک میں رائج اس پرانے نظام کے خلاف علم بغاوت
بلند کر رہے ہیں، اس کے ساتھ بعض حلقوں میں نیپال میں ہندو مذہب کے علاوہ
پر قائم نظام کی جگہ سیکولر نظام بنانے کے لئے آوازیں اٹھ رہی ہیں، جب نیپال
جیسے چھوٹے سے ملک میں ہندو راج نہیں چل سکا ہے تو اب یہ کیسے ممکن ہو سکتا
ہے کہ ہندوستان جیسے عظیم ملک میں جو دنیا کا ایک بڑا طاقتور ملک ہے،
اور جس کے ذرائع و وسائل لامحدود ہیں، اور جو جغرافیائی لحاظ سے دنیا
کا منفرد ہی ملک ہے جہاں مختلف مذاہب کے ماننے والے لوگ کثیر تعداد
میں بستے ہیں، اور کشمیر سے کنیا کماری تک انگریزی سامراج کا قبضہ رہا ہے [illegible]

کے لئے سب ہی مناسب ہے کہ ملک ما [illegible] نظریہ [illegible] دیا ہے جنتا
لیے ملک میں کسی ایک مذہب کا ادارہ کیسے قائم رہ سکتا ہے اور اگر ایسا ہو
گیا ہے تو اس کی بنیاد کسی مذہب کی قربانی پر ہوگی، ہم سمجھ سکتے ہیں کہ
سالمیت کا برقرار رہنا مشکل ہو جائے گا۔ لیکن یہ بات وہ لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں
جنہیں ملک سے محبت ہے جنہوں نے ملک کے لئے اپنا خون پسینہ بہایا ہے۔ لیکن
لوگوں پہ اس کا کیا اثر ہوگا جنہوں نے ملک کے لئے کوئی قربانی نہیں دی
اور نہ ہی اپنا خون پسینہ ملک کے لئے بہایا ہے بلکہ ان کو صرف اور صرف
اپنا ہی مفاد عزیز ہے، اور جنہیں اپنا مفاد عزیز ہوگا، وہ ملک کے لئے کیا
سوچے گا، اس کی بلا سے ملک جائے بھاڑ میں، اپنا فائدہ حاصل ہوتا ہی
اس کے لئے اہم بات ہے۔ مگر ایسے لوگوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینا چاہیئے
کہ ملک کے مفاد سے کسی بھی صورت میں کھلواڑ نہیں ہونے دیا جائے گا، جنہوں
نے اپنے خون پسینہ دے کر ملک کی آزادی حاصل کی ہے، وہ اور ان کی اولاد یعنی
محب وطن ہندوستانی کسی بھی قیمت میں آزادی کا سودا نہیں ہونے دے گا۔ آزادی
ہند کے آئین کو پامال کرنے والوں کے منصوبوں کو کامیاب نہ ہونے دے گا۔ ملک
کے سیکولر آئین کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانی دینے سے بھی نہیں ہچکچائے
گا، کیونکہ سیکولر آئین ہی ملک کی سالمیت و ترقی اور حفاظت کا ضامن ہے۔

اس موقع پر ہم جنتا دل کے رہنماؤں سے کہنا چاہیں گے کہ وہ ہوشیار
رہیں۔ اور ایسے لوگوں کی حرکات سے چوکنا رہنے کی ضرورت ان کے لئے لازمی
ہے، جو پارٹی کے اندر ملک کے سیکولر آئین کو بالائے طاق پھینکنے کے درپے ہیں۔
۱۹۷۷ء میں کانگریس کی شکست کے بعد جنتا پارٹی کی حکومت میں
سابق جن سنگھ کے لوگوں نے اندر ہی اندر گھس پیٹھ کر کے حکومت کے
کلیدی عہدوں پر قبضہ کر لیا تھا، پھر اس کے بعد جنتا پارٹی کی حکومت ختم ہو گئی

لیکن یہ سنگھ کی حکومت اس صورت میں قائم رہی کہ حکومت کے کلیدی عہدوں پر انہوں نے اپنے لوگوں کو بٹھا دیا تھا۔ ۱۹۸۰ء میں جب کانگریس آئی نے اندرا گاندھی کی قیادت میں زبردست اکثریت سے دوبارہ کامیاب ہو کر ملک کی باگ ڈور سنبھالی تو سب اس کے سامنے زبردست مسائل تھے۔ لیکن مسائل کو اگر اس نے حل بھی کرنے کی طرف توجہ کی تو پھر اب وہی فسادات ہی اس کے آگے روڑہ بن کر کھڑی نظر آئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہندوستان میں سیکولرازم کی بنیاد میں دراڑ پڑنی شروع ہو گئی۔ ذرائع ابلاغ سے مخصوص مذہب کی تشہیر کی کوششیں شروع ہو گئیں۔ لیکن اب کیا پچھتائے تو کیا؟ ع

لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی

جتنا دل چاہے ہم کانگریس کا دھلا ہوا صاف ستھرا عکس نہیں تو زیادہ بہتر ہوگا، اس بات کے لئے کوشاں رہے کہ ہندوستان کے سیکولر آئین کو صحیح حالت میں باقی رکھنا ہے، اس کی ترقی و بقا اور حفاظت کے لئے پوری تندہی کے ساتھ کام کرتے رہنا ہے۔ کیونکہ سیکولر آئین ہی ملک کی ترقی و کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ سیکولر آئین ہی متحدہ ہندوستان کا سب سے بڑا محافظ و ضامن ہے۔

حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ماہ مئی ۱۹۹۰ء میں رحلت فرماتے ہوئے ۶ ؍ سال ہو گئے ہیں۔ وہ ۱۲؍ مئی ۱۹۸۴ء کو اس دار فانی سے عالم بقا کو کوچ فرما گئے تھے، ان کی یاد ابھی تک دلوں کو تڑپاتے رہتے ہیں۔ عالم اسلام خصوصاً مسلمانان ہند کے لئے انہوں نے جو عظیم کارہائے نمایاں انجام دیئے وہ تاریخ میں زرّیں حرفوں میں لکھے جائیں گے، ادارہ ندوۃ المصنفین کی صورت میں انہوں نے ملّت اسلامیہ کے لئے علمی شمع کو روشن کیا، الحمدللہ یہ شمع ان کی وفات کے ۶ سال بعد بھی ان کے متعلقین و خواہشات سے